اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناقبِ سبطِ رسولؐ جانِ علیؑ وبتولؑ سیدالشہداء امام عالی مقام سیدنا

مولا حسین ابنِ علی علیہ السلام

ماخوذ از کتاب: داستانِ حرم... مصنف: اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقۂ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناقبِ سبطِ رسولؐ جانِ علیؑ و بتولؑ سید الشہداء امام عالی مقام سیدنا

مولا حسین ابن علی علیہ السلام

ماخوذ از کتاب: داستانِ حرم... مصنف: اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Publisher: HALQA E ALIA TUL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: ...@yahoo.com

حضور اکرم نورِ مجسم فخرِ بنی آدم حضرت احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبطِ ثانی حضور سید الشہداء مولا امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کے مناقب میں جو خصوصیت ہے وہ تمام اہل ذات واہل بیت کے مجموعی مناقب کا ماحصل ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ علیہ کہ یہ ارشاد ہمارے اس بیان کا آئینہ دار ہے، حضور خواجہ بزرگ ؒ فرماتے ہیں:

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
دیں ہست حسین دیں پناہ ہست حسین
سردار نہ دار۔ دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لاالہ ہست حسین

حقیقت یہ ہے کہ اگر مولا حسین علیہ السلام یزید کی بیعت قبول کر لیتے تو دینِ اسلام کا پورے کا پورا ''نظام

اولی لامر" تباہ ہو جاتا۔ مولا حسین علیہ السلام کے فلسفۂ شہادت کو امت کے دانشور علماء فضلاء نے مختلف زاویوں سے پرکھا اور بیان کیا ہے لیکن حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے محولہ بالا چار مصرعوں میں سارے فلسفہ کو نہایت حسین بیان عطا فرما کر، وہ کچھ فرما دیا جو کتابوں کی کتابیں تصنیف کرنے پر بیان کیا جاتا۔ یوں تو سب بیان کرنے والے فلسفۂ شہادت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دین کو شہادتِ حسینؑ نے نئی زندگی بخشی ہے، دین اسلام کو تباہ ہونے سے بچا لیا اور ان کی وضاحت یوں کی جاتی رہی ہے کہ اگر امام عالی مقام مولا حسین علیہ السلام یزید کے ہاتھ پر بیعت فرما لیتے تو وہ تمام مصائب فسق و فجور اور وہ تمام محرمات جن کو یزید نے اختیار کر رکھا تھا، جائز سمجھے جاتے اور اس طرح دین اسلام فسق و فجور اور ظلم و جور، حرام و ممنوعات کا گہوارہ بن جاتا۔ اس لئے امام عالی مقام نے یزید کی بیعت پر شہادت کو ترجیح دی اور دین اسلام کی حقانیت کو بچا لیا۔ بعض کے نزدیک فلسفۂ شہادت یہ ہے کہ انسانیت کی قدروں کو پامال کیا جا رہا تھا، یزید نے حیوانی درندگی کو دینِ اسلام پر غالب کر دیا تھا اور اس کی پیروی کرنے والوں نے اسے خلیفۃ المسلمین بنا کر انسانیت کی تباہی پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی لیکن مولا حسین علیہ السلام نے اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کر کے شہادت کو قبول فرمایا اور اس طرح انسانیت کا تحفظ فرما کر وہ اعلیٰ مثال قائم فرما دی کہ رہتی دنیا تک کوئی دوسری مثال اس کی ہم پایہ و ہم سر کسی کو میسر نہ آسکے گی۔ بعض کا خیال ہے کہ اسلام کے جمہوری نظامِ سیاست کو یزید کی ولی عہدی اور اس کی حکومت نے تباہ کر ڈالا تھا، اگر امام عالی مقام علیہ السلام اس کی بیعت کر لیتے تو یہ اس آمریت کی تصدیق ہوتی جو یزید نے قائم کر دی اور اسلام کے نظام جمہوریت کا ہمیشہ کے لئے جنازہ نکل جاتا۔

اسی طرح فلسفیانہ بیانات اور وضاحتیں شہادتِ حسین علیہ السلام کے بارے میں ہمارے دانشور، علماء اور فضلاء کرتے رہے ہیں، لیکن فی الحقیقت یہ تمام علتیں جزوی پر کسی حد تک قابل قبول ہو سکتی ہیں، لیکن مولا امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کی بیعت نہ کرنے کی وجوہات کے طور پر یہ باتیں قطعی طور پر تسلیم نہیں کی جا سکتیں۔ خود مولا حسین علیہ السلام نے یزید کے اعمال و اطوار، نیکی و بدی کو خاطر میں لا کر بیعت سے انکار نہیں فرمایا تھا، کیونکہ یزید کی ظالمانہ حکومت کا تختہ الٹ دینا یا اس کی مخالفت کرنا ایک سیاسی عمل تھا۔ اسی طرح اس کی حکومت اور طرز حکومت کا انکار بھی ایک سیاسی عمل ہی کہا جائے گا اور اس قسم کی مخالفت کرنے والوں کو "حزبِ اختلاف" کا درجہ حاصل ہوتا ہے

Publisher: HALQA EALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block-10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: r.jilanione@yahoo.com

اور مولا حسین علیہ السلام کی مخالفت اس قسم کی مخالفت ہرگز نہ تھی۔ اسی طرح یزید نے اپنے فسق وفجور کو عامۃ المسلمین کے لئے قانون بنا کر نافذ تو نہیں کیا تھا، اگر وہ غلط کار تھا تو اس کے گناہ اسی کے لئے تھے، دوسرے کسی کو اس کے گناہوں کے عوض ملزم نہیں قرار دیا جاسکتا تھا۔ اس لئے خود مولا حسین علیہ السلام نے یہ شرط رکھی تھی کہ تم جو کچھ کرتے ہو، میں اس میں ملوث نہیں ہونا چاہتا اس لئے مجھے اس ملک سے باہر جانے دو، میں کسی دوسری جگہ اللہ کی زمین پر جا کر آباد ہو جاؤں گا۔ مگر مولا حسین علیہ السلام یزید کے اعمال اور اس کی حکومت کے لئے اگر "محض خطرہ ہوتے" تو یزید اور اس کے حواریوں کے لئے ان کی یہ شرط بخوشی قابل قبول ہوتی کیونکہ امام عالی مقام کے وطن عزیز کو خیر باد فرمانے کے بعد اس قسم کے اندیشوں کا خاتمہ ہو جاتا اور یزید کو بغیر کسی مزاحمت کے خوب کھل کھیلنے کا موقع فراہم ہو سکتا تھا، لیکن یزید کے لئے یہ شرط قابلِ قبول نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یزید نے اپنے حواریوں اور عاملان حکومت کو مولا حسین علیہ السلام سے بیعت لینے کے حکم کے ساتھ یہ ہدایت بھی کی تھی کہ امام عالی مقام علیہ السلام سے بیعت کے علاوہ کسی اور بات پر معاہدہ نہیں ہونا چاہیے۔ حالانکہ اس سے قبل حضرت امام حسین علیہ السلام کے بڑے بھائی اور مولائے کائنات علیہ السلام کے خلیفہ رُاشد اور جانشین حضرت سید الآئمہ حضرت مولا حسن علیہ السلام سے خود یزید کے والد حضرت امیر معاویہ نے بعض مخصوص شرائط پر صلح کی تھی اور اس میں یہ شرط موجود تھی کہ امیر معاویہ کی امارت ان کی موت کے بعد خاندان رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں واپس آجائے گی۔ اس کے باوجود کہ امام عالی مقام حسین علیہ السلام جانتے تھے کہ سیاسی اقتدار خاندانِ نبوت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور تک تو واپس نہیں آئے گا، یہ شرط صرف اس لئے تھی کہ تاریخ کا حصہ بن کر امت پر واضح کرتی رہے کہ معاہدہ شکنی کے مرتکب کون لوگ ہوتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایسے لوگوں کے بارے میں کیا فیصلہ ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے یزید اور اس کے حواریوں کا مطالبہ صرف بیعت کا تھا اور حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اہل ذات تھے اور اہلِ ذات وہ ہوتا ہے جو ذات سے جدا نہ ہوسکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مختلف احادیث پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں حضرت امام عالی مقام علی علیہ السلام اور جناب فاطمہ الزہرہ صلواۃ اللہ علیہا اور سید الآئمہ مولا حسن علیہ السلام اور سید الشہداء امام حسین

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-6, block 10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan. email:

علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اور اپنی ذات سے ان چاروں نوری ہستیوں کا جو تعلق ظاہر فرمایا ہے اس سے امامؑ عالی مقام بالکل اچھی طرح واقف تھے ، بالخصوص خود امام حسین علیہ السلام کے بارے میں مشہور صحابیہ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت تو تمام اصحاب رسول اللہ اور تمام اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حضرت امام عالی مقام سید الشہداء کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل معلوم ہو چکی تھی ۔ حضرت ام الفضلؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک خواب بیان کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور سرکار نبوت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! آج رات میں نے ایک بہت برا خواب دیکھا ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیان کرو کیا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خواب بہت سخت ہے ۔ ارشاد فرمایا کہ بیان کر کہ کیا دیکھا ہے ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے ۔ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ (میری بیٹی) فاطمہؑ انشاء اللہ تعالیٰ ایک لڑکا جنے گی جو تمہاری گود میں ہوگا (اور میرے جسم کا وہ ایک حصہ ہے) ۔ چنانچہ جناب سیدہ فاطمہ الزہراؑ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو جنا اور انہیں میں نے گود میں لے لیا اور جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا خواب کی تعبیر مکمل ہوئی اور میں نے حسین علیہ السلام کو اپنی گود سے اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں رکھ دیا ۔ جب میری توجہ ادھر ادھر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ریش مبارک کو تر کر رہے تھے ۔ میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قربان ، کیا بات ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم گریہ فرمانے لگے؟ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنت حارث ابھی ابھی (حضرت) جبرائیلؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ عنقریب میری امت کا (ایک گروہ) میرے اس بیٹے کو قتل کرے گا اور جبرئیل میرے پاس اس جگہ کی سرخ مٹی لائے تھے ۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں نہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے فرمایا "ہاں ہاں" (ایسا ہی ہے) حدیث 46 صفحہ نمبر 5918 پر مشکواۃ شریف جلد سوئم کتاب الفتن ۔

Publisher: HALQA EALIA UL QADRIA (trust) St-8, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: hajillamone@yahoo.com

اسی طرح حضرت ام المومنین ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت بخاری، سنن ابن ماجہ اور احادیث کی دیگر کتب بیان ہوئی ہے۔

الغرض حضور سید الشہدا آ کی شہادت کوئی حادثہ اور اچانک پیدا ہو جانے والا کوئی واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت کیلئے (انسانوں کو امامت کی نعمت) دی جانے والی قربانی ہے جسے خاندانِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے۔ دارصل خاندانِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کربلا میں کشتگی حلال وحرام اور جائز ناجائز یا ظلم وستم کے رواج اور یزید کی حکومت کو تسلیم نہ کرنے کی علت سے پاک ہے۔ حضرت خواجہ غریبؒ نواز نے تمام اولیائے کرام کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

سردار نداد۔ دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ ہست حسین

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کی تکمیل کا اعزاز ذریتِ ابراہیمؑ میں خاندانِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی کا حصہ تھا۔ دراصل امام حسین علیہ السلام کا بیعتِ یزید سے انکار ایک فریضہ تھا امامت کا۔ یوں سمجھئے کہ امام حسین علیہ السلام نے ”اللہ کے ہاتھ کی عظمت کو برقرار رکھا اور ”ید اللہ فوق ایدیھم“ کے سلسلے کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے اپنے تمام خاندان کی قربانی کو بہ رضا ورغبت قبول فرمالیا ہے اور حقا کہ بنائے لاالہ ہوگئے۔ یزید اگر بہت بڑا پارسا نیک اور اچھا فرمان روا بھی ہوتا تو امام عالی مقام کے لئے اس کی بیعت کرنا کسی قیمت پر بھی قابل قبول نہ ہوتا کیونکہ اس کی دو وجوہ نمایاں اور ظاہر تھیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت امام علیہ السلام اپنے پیشوا اور مرشد حضرت امام حسن علیہ السلام (جو خود بھی خلیفہٗ راشد تھے) کے دستِ حق پرست پر بیعت فرما کر اپنا ہاتھ دو وسیلوں سے (اپنے بابا جان علی المرتضیٰ شیر خدا ابوتراب علیہ السلام اور اپنے نانا جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے اللہ رب العزت کے ہاتھ میں دے چکے تھے۔ جیسا کہ سورۃ الفتح کی آیت نمبر 10 میں ارشاد ہے کہ یہ لوگ جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں دارصل یہ تو خدا کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر آپ کا ہاتھ دراصل خدا کا ہاتھ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ میں مولائے کائنات علیہ السلام ہاتھ دے

Publisher: HALQA-E-ALVIA-UL-QADRIA (trust) st-8 block-10-A Gulshan e Iqbal Karachi-75300, Pakistan. email

چکے تو ان کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ ہی تھا اور پھر حضرت امام حسنؑ خلیفہ راشد کی حیثیت سے خلیفۃ الرسول حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں دے چکے تھے اس لئے ان کا ہاتھ علیؑ کا ہاتھ ہو گیا اور یہ بیعت اللہ رب العزت سے بیعت تھی، بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ امام (جن کا ہاتھ خود خلیفۂ راشد کی حیثیت سے اللہ کے ہاتھ تک ہو کر خود اللہ رب العزت کی بیعت ہو چکا تھا) یزید کے ہاتھ میں وہ مبارک اور نوری ہاتھ دے دیتے۔ جبکہ یزید کا ہاتھ تو اس کے والد امیر معاویہ کے ہاتھ تک پہنچ کر ان کے والد ابو سفیان کے ہاتھ میں تھما ہوا ہو سکتا ہے۔

دوسرا سبب اس بیعت سے انکار کا وہ حدیث پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے جس میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دو جگہ بیعت کی ممانعت فرمادی ہے۔ حسین علیہ السلام سے یہ کیسے ممکن ہوتا کہ وہ احکامات رسالت کی خلاف ورزی گوارا فرمالیتے اور اس سلسلہ میں یزید کا بضد ہونا کہ حسینؑ سے ہر قیمت پر اس کی بیعت لی جائے اس لئے نہ تھا کہ حسین علیہ السلام سے اس کی حکومت کو کوئی خطرہ تھا بلکہ یہ مطالبہ اس لئے تھا کہ وہ جانتا تھا کہ دین کی روح یعنی نظام اولی الامر منکم پر قبضہ جمالے۔ وہ جانتا تھا کہ حسین علیہ السلام خلیفۂ راشد ہیں اگر وہ میری بیعت قبول کرلیں تو میں ”اولی الامر منکم“ کا وارث ہو جاؤں گا، لیکن اسے کسی خلیفۃ الرسول نے خلیفہ نامزد کیا تھا نہ اہل بدر نے خلیفۃ المسلمین منتخب کیا تھا، وہ تو ایک ایسے امیر کا ولی عہد تھا کہ جو نہ خود خلیفۃ الرسول تھا اور نہ اسے کسی خلیفۃ الرسول نے خلیفہ راشد نامزد کیا تھا اور نہ اصحابِ بدر نے منتخب کیا تھا۔ اگر مولا حسین علیہ السلام یزید کی بیعت قبول فرمالیتے تو ”نظام اولی الامر منکم“ جو قیامت تک کے لئے نظام ولادت کے اجراء کا ذریعہ اور نظام رسالت کا نعم البدل تھا، تباہ ہو جاتا بلکہ خلافت راشدہ کا سلسلہ جو حضرت امام حسن علیہ السلام اور ان کی وساطت سے خود امام حسین علیہ السلام کے ذریعہ جاری رہتا تھا وہیں ختم ہو جاتا اور دین اسلام ”دین سیاست“ بن جاتا۔ حسین علیہ السلام نے اپنے پورے خاندان کی قربانی دے کر اپنے نانا کے دین اسلام کے ”نظام اولی الامر منکم“ کو بچالیا اور اس طرح قیامت تک سلسلہ ولایت کے اجراء کی برقراری کو تحفظ فراہم کر دیا۔ حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین۔ حضرت امام حسین کے بیعت سے انکار کی ایک اور اہم وجہ یہ تھی کہ امیر معاویہ اور حضرت امام حسنؑ کے معاہدۂ مصالحت کی پہلی شرط یہ تھی کہ امارت صرف امیر شام کے لئے ان کی زندگی تک محدود ہے انہیں کسی کو ولی عہد یا اپنا جانشین مقرر کرنے کا حق نہیں تھا، انہوں نے

Publisher: HALQA-E-ALVIA-UL-QADRIA (trust) st-8, block 10-A Gulshan-e-Iqbal Karachi-75300, Pakistan. email qjilanione@yahoo.com

یزید کو ولی عہد مقرر کر کے عہد شکنی کی تھی اور یزید کی امارت قطعی ناجائز اور جابرانہ تھی۔

اب آپ البدایہ والنہایہ سے اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

مناقبِ امام حسین علیہ السلام

1۔ لیث بن سعد کہتے ہیں کہ حسین علیہ السلام ہجرت کے چوتھے سال، کچھ روز گزرے ہوئے، پیدا ہوئے۔ (اخرجہ الدولابی)

2۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچویں تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے۔ (اسد الغابۃ)

3۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کے حمل اور ولادتِ حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا ہے۔ (اسد الغابۃ) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے ہیں۔ پس جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت کے ساڑھے پینسٹھ مہینے بعد پیدا ہوئے۔ (اسد الغابۃ)

4۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوقِ مسرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں کے بعد ہوا ہے۔ علامہ ابن حجر نے اس کو اصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب روایتوں میں رائج ہے۔ (اصابہ)

5۔ بعض روایتوں کا قول ہے کہ جناب حسینؑ چھ ماہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ (نزل الابرار)

6۔ جب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے سیدھے کان میں اذان دی اور الٹے کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک مینڈھا عقیقہ کیا یا دو مینڈھے ذبح کئے۔ جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اس کے بالوں کو وزن کر کے اس کے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے

Publisher: HALQA E AVIA UL QADRIA (trust)
st 3, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi 75300, Pakistan email: jilanione@yahoo.com

عطا فرمائے۔(نزل الابرار)

7۔محمد بن المکند رکہتے ہیں کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا۔(اخرجہ الدولابی)

8۔حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلمنے ان کا نام حسین اور کنیت ابا عبداللہ اور لقب سید اور طیب اور ذکی سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع الرضات اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر رکھا۔(نزل الابرار)

9۔جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سر سے سینہ تک حسنؑ آنخضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شبیہ تھے اور حسینؑ صدر سے پاؤں تک حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مشابہ تھے۔(اخرجہ الترمذی)

10۔حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں لایا گیا۔وہ چھڑی مار کر آپؑ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ آنخضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے شبیہ تھے۔(اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ)

11۔یعلی بن مروہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے اور میں حسینؑ سے ہوں خدا اس کو دوست رکھتا ہے جو حسینؑ کو دوست رکھے، حسینؑ سبط ہے اسباط میں سے۔(اخرجہ الدیلمی و ابن سعد و ابن ابی شیبہ واحمد والبخاری و ابن ماجد والترمذی والحاکم وابونعیم وابن اسیر فی اسد الغابۃ)

12۔غیر ابن جریب سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ ابن عمر کعبۃ اللہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا آج کے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے۔(اصابہ فی تمیز الصحابہ)

13۔زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پیدل کئے ہیں۔(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

14۔حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے دونوں ہاتھ حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے اور جناب حسین علیہ السلام

Publisher: HALQA EALIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: hilaniane@yahoo.com

کے دونوں قدم حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے سینۂ مبارک پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرمارہے تھے کہ اے میرے بچے! مجھ پر آنکھ جیسے نیچے اوپر کو اچھل، پس لڑکے نے یعنی جناب امام حسین علیہ السلام نے چھلانگ ماری اور دونوں قدم حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے سینۂ اطہر پر رکھے پھر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا اپنے منہ کو کھول پھر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اس کے منہ کو چوما اور فرمایا اے پروردگار میں اس کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس کو محبوب رکھ۔ (اخرجہ ابوعمر الطبرانی فی کبیر)

15۔ حضرت عبید بن حنین کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا، وہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، میں نے اوپر چڑھ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہیں تھا۔ یہ کہہ کر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹھا لیا۔ میں اس پر بیٹھا رہا اور کنکر ملے کو ادھر ادھر لوٹ پوٹ کرتا رہا۔ جب وہ منبر سے اترے، مجھ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے گئے اور مجھ سے پوچھا یہ بات تم کو کس نے سکھائی ہے، میں نے کہا واللہ مجھ کو کسی نے نہیں سکھائی۔ جناب امامؑ فرماتے ہیں کہ پھر میں ان کے پاس گیا، وہ حضرت معاویہ کے ساتھ خلوت کر رہے تھے اور ابن عمرؓ دروازہ پر تھے، پس ابنِ عمرؓ لوٹ پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ لوٹ آیا۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہنے لگے ہم نے آپؑ کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا یا امیر المومنین میں آپؓ کے پاس آیا تھا، آپؓ حضرت معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے،۔ پس ابنِ عمرؓ کے ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابنِ عمرؓ سے زیادہ حقدار تھے۔ (سند صحیح عند الخطیب۔ اصابہ)

16۔ حضرت برا ابن عازب کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ بار الٰہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (نزل الابرار)

17۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسینؑ ابن علیؑ کو دیکھ لے۔ (اخرجہ ابن حسان وابویعلی و

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal Karachi-75300, Pakistan. email: fullanione@yahoo.com

ابن عساکر)

18۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی انگلیاں حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ریشِ مبارک میں ڈالنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ان کے منہ کو کھولا اور اپنا منہ ان کے منہ میں ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار! میں اس کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ (اخرجہ خثیمہ)

19۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ میں نے جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کا لعاب دہن اس طرح سے چوستے تھے جس طرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے۔ (اخرجہ ابن اضحاک)

20۔ زید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکل کر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی دروازہ پر سے گزرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا: یا فاطمہؑ! تم نہیں جانتی ہو کہ اس کے رونے سے میرا دل دکھتا ہے۔ (نزل الابرار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا جناب امام حسینؑ کی شہادت کی خبر دینا

ابی امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اس لڑکے یعنی امام حسین علیہ السلام کو تم مت رلایا کرو۔ اُس روز جناب ام سلمہؓ کے گھر کی باری تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پاس جبریلؑ نازل ہوئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم گھر کی کوٹھری میں تشریف لے گئے اور حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا۔ ناگہاں جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو دیکھ کر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہؓ نے ان کو پکڑ کر گلے سے لگا لیا اور ان کو اندر جانے سے روک رکھا اور

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) St-8, block 11-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email jillanione@yahoo.com

ان کو رونے سے چپ کرانے لگیں۔ جب وہ سخت رونے لگے جناب ام سلمہؓ نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جا کر گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت ان کو عنقریب قتل کرے گی اور ہاتھ بڑھا کر حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کئے جائیں گے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب حسینؓ کو گود میں لئے ہوئے نہایت غمگین بر آمد ہوئے۔ جناب ام سلمہؓ نے خیال کیا کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب حسینؓ کے اندر جانے سے ناراض ہوئے ہیں۔ وہ عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قربان ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسی کو میرے پاس گھر میں مت داخل ہونے دینا، جب جناب امام حسینؓ تشریف لائے تو میں ان کو روک رکھا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب ام سلمہؓ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے، سب اصحاب بیٹھے ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا تحقیق میری امت اس کو شہید کرے گی۔ صحابہ کرامؓ میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی موجود تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے اُن کو دکھا کر فرمایا کہ جہاں پر یہ شہید کئے جائیں گے وہاں کی یہ مٹی ہے۔

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامتہ الباھلے)

حضرت انسؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ میرا بیٹا یعنی امام حسینؓ عراق کی زمین میں مارا جائے گا جس کو کربلا کہتے ہیں، پس جو شخص کہ تم میں سے وہاں موجود ہو اس کو چاہیے کہ اس کی مدد کرے۔ پس حضرت انسؓ بن حارث، حضرت امام حسین علیہ السلام کے رکابِ سعادت میں نکلے اور وہاں شہید ہو گئے۔ (اخرجہ ابن السکن والبغوی وابن مندا ابو نعیم وابن عساکر)

جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؓ طف کی زمین میں مارا جائے گا اور یہ مٹی مجھ کو لا کر دکھائی گئی ہے کہ اس میں ان کی قبر ہوگی۔ (اخرجہ بن سعد والطبرانی)

حضرت ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ

Publisher: HALQA EALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: hillarione@yahoo.com

علیہ والہ وسلم کی جناب میں تشریف لائے اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس (جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں) جبریلؑ تشریف رکھتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاہیں تو میں اس زمین سے خبر دے سکتا ہوں، جس میں وہ شہید ہوں گے اور جبریلؑ نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہاں کی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دکھائی۔ (اخرجہ البیہقی)

حضرت ام الفضلؓ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبریل علیہ السلام نے خبر دی میری اُمت اس میرے بیٹے یعنی حسینؑ کو عنقریب قتل کرے گی اور مجھے سرخ مٹی وہاں کی لا دی ہے۔ (اخرجہ ابوداؤد والحاکم)

حضرت ام الفضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ میں جناب حسین علیہ السلام کو لئے ہوئے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور میں گئی اور میں نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گود میں رکھ دیا پھر مجھے ایک کام پیش آ گیا جب اس سے فارغ ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چشم مبارک اشکبار ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ تشریف لائے ہیں اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجھ کو وہاں کی سرخ مٹی لا کر دکھائی ہے۔ (اخرجہ الحاکم والبیہقی)

جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا، کہنے لگا بہ تحقیق یہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بیٹا حسینؑ شہید ہونے والا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم چاہیں تو جس زمین میں وہ قتل ہوں گے اس کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دکھاؤں پس سرخ مٹی مجھے نکال کر دی۔ (اخرجاہ)

جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم خواب استراحت فرما کر اٹھے۔ اُنؐ کے دست مبارک میں سرخ مٹی تھی جس کو لوٹ پوٹ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ مٹی کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ کو خبر دی ہے کہ

Publisher: HALQA EALIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email:

حسینؓ عراق کی زمین میں شہید ہوں گے اور یہ وہاں کی مٹی ہے۔ (اخرجہ اسحاق بن راھویہ والبیھقی وابونعیم)

جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسین علیہ السلام میرے گھر میں کھیل رہے تھے، پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! بہ تحقیق آپ کی امت اس آپ کے بیٹے کو قتل کرے گی اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جگہ کی مٹی لاکر دکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو سونگھ کر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ام سلمہؓ! تم اس مٹی کو لو تو اور خونی ہوئی پاؤ پس سمجھ لو کہ میرا بیٹا شہید ہوگیا، میں نے وہ مٹی ایک شیشی میں ڈال دی۔ (اخرجہ ابونعیم)

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسینؓ کی شہادت سے خبر دار کیا گیا ہے اور مجھ کو اس کی مٹی دکھائی گئی ہے اور اس کے قاتل کی خبر دی گئی ہے۔ (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ حسین علیہ السلام زمین طف میں شہید کئے جائیں گے۔ (اخرجہ الحاکم)

ابن عباس رضی اللہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ اس میں مٹی سے ملا ہوا خون تھا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے استفسار کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا حسینؓ اور اس کے دوستوں کا خون ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہمیشہ اس کو دیکھا کرتا تھا ایک دن اس کو دیکھا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہیں۔ (اخرجہ احمد والترمذی والبیھقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ مینہ کے فرشتے نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کیلئے اذن مانگا۔ خداوند تعالی نے اس کو اذن دیا۔ اس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہؓ! دروازہ بند کردے تاکہ ہمارے پاس کوئی نہ آئے۔ اتنے میں جناب حسینؓ تشریف لائے اور دروازہ کو دھکیل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-8, Block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. Email: jilanione@yahoo.com

وسلم پر کود پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان کو چومنے لگے۔ فرشتے نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلمان سے محبت رکھتے ہیں؟ آپصلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایاہاں۔ اُس نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی امت ان کو قتل کرے گی اگر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو وہ تمام مکان دکھاؤں جہاں پر وہ شہید ہوں گے۔ پس آنخضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو وہ جگہ دکھائی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو زرمٹی یا خاک وہاں کی لاکر دی۔ پس اس مٹی کو جناب ام سلمہؓ نے اپنے کپڑوں میں رکھ لیا۔ جناب ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ پھر آنخضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک مٹھی بھر سرخ مٹی مجھ کو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہاں وہ شہید ہوں گے۔ پس جب کہ یہ خون بن جائے تم یہ جان لینا کہ وہ قتل ہوگئے ہیں۔ جناب ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو ایک شیشی میں رکھ لیا اور اس کو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو میں نے اس کو لوٹا تو خون ہوگئی تھی۔ (اخرجہ البغوی فی معجمہ وابوحاتم فی صحیح وابونعیم فی الحلیۃ واحمدی والملافی سیرتہ ورد احمد نحوہ وفی روایۃ الملا قالت ان سلمۃ)

شعبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام قریہ نبوی کے بالمقابل فرات کے کنارے سے گزرے اور استادہ ہوکر پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کربلا، آپؑ رونے لگے یہاں تک کہ آپؑ کے اشکوں سے زمین تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا جناب کیوں گریہ کررہے ہیں؟ حضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ابھی جبریلؑ میرے پاس آئے تھے مجھ کو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے پر شہید کیا جائے گا جس مقام کا نام کربلا ہے پھر جبریلؑ نے وہاں کی مٹی کی مٹھی بھر کر مجھے دکھائی۔ (اخرجہ احمد)

بن نباتہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت میں موضع قبر حسین علیہ السلام پر گزرے۔ جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یہ ان کے بیٹھنے کی جگہ ہے، یہ ان کے اسباب کی جگہ ہے، یہ ان کے خون بہنے کی جگہ ہے۔ بس ایک گروہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اس میدان میں شہید ہوگا ان پر آسمان وزمین روئیں

Publisher: HALQA-E-ALVIA-UL-QADRIA (trust) st-6, block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jilanione@yahoo.com

گے۔ (اخرجہ الملاوابونعیم)

شعبی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کو آرہے تھے، ان کو خبر ملی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کی طرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر میں آملے اور دو راتیں ان ہی کے ساتھ رہے۔ پس کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو درمیان دنیا و آخرت کے مختار کیا ہے، پس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں، آپ لوگوں میں کسی ایک کو کبھی دنیا نہیں ملے گی اور خدا تعالیٰ نے آپ صاحبوں سے اس کو نہیں ہٹایا مگر ایسی چیز کیلئے جو آپ کیلئے بہت بہتر ہے آپ یہاں سے واپس تشریف لے چلیں۔ آپ نے انکار کیا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں وداع ہوتا ہوں شہید سے۔ (اخرجہ البیہقی)

محمد بن عمر بن حسن کہتے ہیں کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہاں آپ نے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سچ کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبرے کو دیکھ رہے ہیں کہ میرے اہلبیت کے خون کو چاٹ رہا ہے اور شمر برص دار تھا۔ (اخرجہ ابن عساکر)

جناب ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ۔ میں نے وجہ استفسار کی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے فرمایا ہم ابھی قتلِ حسین سے آرہے ہیں۔ (اخرجہ الترمذی والدیلمی والحاکم والبیہقی)

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہؑ اٹھیں گی اور ان کے پاس خون کا لتھڑا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گی اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشا میری بیٹی کی، کعبہ کے رب کی قسم ہے۔ (اخرجہ الدیلمی)

یحییٰ حضرمی (جنھوں نے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین کی طرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب

Publisher: HALQA EALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: kjilanione@yahoo.com

جناب امیر علیہ السلام موضع نینویٰ کے مقابل پہنچے، چلا کر فرمانے لگے یا ابا عبداللہ! فرات کے کنارے صبر کریو۔ میں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے؟ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور اس جگہ کی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے۔ (اخرجہ ابونعیم)

جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا، اس پر نصف اہلِ نار کا عذاب ہوگا۔ (اخرجہ الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذھبی فی التلخیص)

رأس جالوت کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائے گا اس واسطے جب میں کربلا میں پہنچا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا کر لے جاتا۔ حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گزرتا رہا۔ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک ایلچی نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے؟ عرض کیا گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے۔ آپؑ نے اس کو اندر داخل ہونے کی اذن دی۔ اس نے داخل ہو کر جناب عالی امامؑ کو ایک خط دیا۔ آپؑ نے اس کو لے کر پڑھا۔ دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں یا امام حسینؑ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے! آپؑ کو معلوم ہوگا کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور لوگوں کے مال لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور نمرود کو اختیار کیا ہے۔ ہر طرف اس کا ظلم پھیل گیا ہے، بری باتوں کیلئے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے، شراب پیتا ہے، خدا سے نہیں ڈرتا، تمام شہروں میں

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: ...@yahoo.com

برائیوں کو پھیلاتا ہے، ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے۔ کسی شے کے کرنے میں خدا سے خوف نہیں کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم و جور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے۔ یا ابا عبداللہ! ہم پہلے قریب ایک ہزار خط کے آپؑ کی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ ہم آپؑ کی تشریف آوری کیلئے عرض کرتے ہیں کہ آپؑ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم آپؑ کی یزید کے مقابلہ میں مدد کریں گے۔ آپؑ اپنے دادا کی خلافت کو لے لیں کیونکہ آپؑ کا اور آپؑ کے والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اس کے باپ کا! آپؑ ہم پر اپنے اہلِ بیتؑ میں سے کسی کو والی کر کے بھیج دیں۔ ہم آپ کے جدامجد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ آپؑ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر تشریف نہیں لائیں گے ہم کل خدا کے سامنے آپؑ سے جھگڑیں گے اور ہم کہیں گے اے ہمارے پروردگار! امام حسین علیہ السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم میں ظلم اور جور کو روا رکھا ہے۔ آپؑ خدا کو کیا جواب دیں گے اور اللہ کے حقوق سے کیونکر چھوٹیں گے۔ جب امام حسین علیہ السلام نے خط پڑھا، آپؑ کے بدن مبارک پر رونگٹھے کھڑے ہوگئے خدائے پاک کے خوف سے۔

عماد بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابوجعفر محمد بن علی حسین علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح سے بیان کریں کہ اس کی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے۔ آپؑ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گئے، اُن دنوں ولید بن عتبہ بن ابی سفیان مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف بڑی بیعت کرنے کیلئے پیغام بھیجا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے مہلت دے اور نرمی کہ اس نے مہلت دی۔ آپؑ مکہ میں تشریف لے گئے۔ آپؑ کے پاس کوفیوں کے خط پہنچے ہم نے آپؑ کی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکھا ہے اور ہم حاکم کے ساتھ نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے، آپؑ ہمارے پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگوں میں سے بھیج دیں۔ اُن دنوں نعمان بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تھا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے ان کے پاس مسلمؑ کو بھیجا اور فرمایا کوفہ جاؤ اور دیکھو کیا لکھتے ہیں؟ اگر سچ ہے تو ہم کوفہ میں آئیں۔ مسلمؑ وہاں سے مدینہ طیبہ میں آئے اور وہاں سے دو رہنما اپنے ساتھ لے کر بیابان کی طرف نکلے۔ پیاس کی وجہ سے ایک رہنما مر گیا اور مسلم کوفہ میں پہنچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گھر میں فروکش ہوئے۔ جب کوفیوں کو ان کی تشریف آوری

کی خبر لگی تو جوق در جوق ان کی خدمت میں آنے لگے۔ اور ان میں سے دس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک شخص یزید کے بہی خواہوں میں سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اس لئے شہر بگڑ گیا ہے۔ نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ میں خدا کی اطاعت میں ضعیف ہوں لیکن میں اس کو اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ خدا کی معصیت میں قوی بنوں میں نے کبھی کسی کی پردہ دری نہیں کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو لکھ بھیجا۔ یزید نے اپنے غلام سرحون سے مشورہ کیا۔ اس نے رائے دی کہ اس وقت کوفہ کی حکومت کیلئے ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہیں۔ یزید نے اس کو بصرہ سے معزول کیا ہوا تھا۔ یزید نے اس کو خط لکھ کر خوشنود کر لیا اور اس کی حکومت میں کوفہ کو اور بڑھا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ میں پہنچ کر مسلم کو تلاش کرے اگر وہ ہاتھ لگ جائیں تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سامنے کوفہ روانہ ہوا اور لباس بدل کر رات کے اندھیرے میں داخل کوفہ ہوا۔ کسی آدمی کے پاس سے نہیں گزرتا تھا کہ لوگ اور اہل مجلس اس کو جناب امام حسین علیہ السلام کا گمان کر کے السلام علیک یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہیں کہتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ جناب امام حسین علیہ السلام آ گئے ہیں۔ جب ابن زیا قصر دار الامارہ میں اترا، اس نے اپنے غلام کو تین ہزار درہم دیئے اور کہا جا کر اس شخص کو تلاش کر کہ جس کی اہل کوفہ بیعت کرتے ہیں اور اس کے پاس پہنچ کر یہ جتلا کر میں حمص سے آیا ہوں اور یہ روپیہ اس کو دے دے اور اس کی بیعت کر۔ وہ غلام اسی طرح سے ہر ایک سے ملائمت پوچھتا پھرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کو ایک بزرگ کے پاس لے گئے۔ اس نے ان کو اپنا حال بیان کیا۔ وہ بزرگ بولے کہ مجھے مسرت حاصل ہوگی کہ جب کہ تجھے اور مجھے اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا، ہمارا کام ابھی پختہ نہیں ہوا ہے۔ پھر اس کو مسلمؓ کے پاس لے گئے اور اس نے بیعت کی اور وہ مال ان کو دے دیا۔ وہاں سے نکل کر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی۔ جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تھا تو اس وقت مسلمؓ عوسجہ کے گھر سے ہانیؓ بن عروہ مرادی کے گھر میں چلے گئے تھے۔ ابن زیادہ لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ ہانیؓ کا کیا حال ہے وہ میرے ملنے کو نہیں آتا۔ ابن محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ ہانیؓ کے پاس گیا، وہ اس وقت اپنے گھر کے دروازہ پر تھے۔ ان کو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر ابن زیاد کے پاس گئے، وہ بولا اے ہانیؓ! مسلمؓ کہاں ہیں؟ وہ کہنے لگے میں نہیں جانتا ہوں۔ ابن زیاد نے اس غلام کو جس نے اُن کو درہم دیئے تھے،

سامنے کیا۔ ہانیؓ نے کہا میں نے مسلمؓ کو اپنے گھر میں نہیں بلایا، وہ خود آ گئے ہیں۔ ابن زیاد نے کہا لوگوں سے کہا ہانیؓ کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اُن کو پکڑ کر نزدیک کیا۔ ابن زیاد نے چھڑی سے ان کو مارا اور ان کے قید کرنے کا حکم دیا۔ جب یہ خبر ان کی قوم کو پہنچی، تو لوگ قصر دارالامارہ کے دروازہ پر اکھٹے ہو کر آئے۔ جب ابن زیاد نے جھگڑا سنا تو قاضی شریح سے کہا نکل کر ان کو کہہ دے کہ میں نے ہانیؓ کو اس لئے بند کیا ہے کہ ان سے مسلمؓ کی خبر پوچھوں، مجھ سے تکلیف ان کو تکلیف نہیں پہنچی گی۔ لوگ یہ سن کر متفرق ہو گئے۔ جب مسلمؓ کو ہانیؓ کے قید ہونے کی خبر ملی تو کوفہ کے چالیس ہزار مرد ان کے پاس جمع ہو گئے اور مسلمؓ سوار ہوئے۔ اس وقت قصر میں ابنِ زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے، اس نے ان کو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلے سے باتیں کر کے ان کو لوٹا دو۔ وہ ان کو تسلی دینے لگے، شام کے وقت مسلمؓ کے پاس چند نفوس کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ جب اندھیرا ہو گیا تو وہ بھی جاتے رہے، اور مسلمؓ اکیلے رہ گئے۔ رات کو راہ میں بھٹک کر ایک عورت کے دروازہ پر پہنچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا، اس نے پانی پلایا اور کہا کہ ''اے بندۂ خدا تم پریشان معلوم ہوتے ہو۔ تمہارا کیا حال ہے؟'' آپؓ نے کہا ''میں مسلم ہوں۔ آیا تیرے پاس آرام کی جگہ ہے؟'' اس عورت نے کہا ''ہاں آپ آیئے''۔ آپؓ اندر گئے۔ اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی کیا کرتا تھا۔ اس نے محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی۔ ناگہاں مسلمؓ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام گھر کا لوگوں نے محاصرہ کر لیا ہے۔ جب مسلمؓ نے یہ دیکھا تو اپنی تلوار کھینچ کر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو امان دے کر ہاتھ پکڑ لیا اور ہمراہ لے کر ابن زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو قصر کی چھت پر لے جاؤ۔ لوگوں نے چھت پر چڑھا کر ان کو شہید کر دیا اور ہانیؓ بن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونوں کی نعش کو لٹکوا دیا۔ یہ خبر حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس وقت ملی جب وہ قادسیہ سے تین میل کے فاصلے پر پہنچ چکے تھے۔ آپؓ سے حر بن یزید تمیمی نے عرض کیا کہ آپؓ واپس تشریف لے جائیں اور حضرت مسلمؓ کی شہادت کی خبر دی۔ حضرتؓ کے رکابِ سعادت میں حضرت مسلمؓ بن عقیل کے بھائی بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لیں یا قتل نہ ہو جائیں واللہ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ ابن زیاد نے ان کیلئے فوج تیار کی ہوئی تھی، جو ان سے کربلا میں آ ملی۔ اس کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تھا۔
ابن زیاد نے رے کی حکومت کا اس سے وعدہ کیا تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے کے بعد اس

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A Gulshan e Iqbal Karachi-75300, Pakistan. email: jillanione@yahoo.com

ملک کا اس کو حاکم کیا جائے گا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان فرمایا کہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلے یا تو ہمیں کسی قلعہ تک پہنچ جانے دے یا ہم مدینہ طیبہ کو لوٹ جائیں یا ہم یزید کے پاس پہنچادے۔ عمر بن سعد نے پچھلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو لکھ بھیجا۔ ابن زیاد نے جواب میں لکھا میں قبول نہیں کرتا۔ حسینؓ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا جانا چاہیے۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے اس کو قبول نہ فرمایا۔ اس بات پر جنگ شروع ہوگئی اور آپؓ کے ساتھ آپؓ کے تمام اصحابؓ شہید ہوگئے۔ سب سے آخر میں آپؓ شہید ہوئے۔ اُن میں آپ کے اہلبیتؓ کے سترہ جوان شامل تھے۔ آپ کا سرِ اقدس ابنِ زیاد کے پاس لایا گیا، اس نے آپؓ کے سرِ اقدس اور اہلِ بیتؓ کو یزید کے پاس بھیج دیا۔ ان میں جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تھے اور جناب کی پھوپھی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام بھی تھیں۔ یزید نے ان کو مدینہ منورہ میں بھیج دیا۔ (اصابہ فی تمیز الصحابۃ لابن حجر)

جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ بنی مذحج کے ایک آدمی نے بعض کہتے ہیں شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص دار تھا۔ اور خولی بن یزید الاصبحی آپؓ کا سر اقدس نیزہ پر چڑھا کر ابن زیاد کے پاس لایا تھا۔ (استیعاب)

بعض کہتے ہیں کہ شہادت کے وقت ستاون برس کے تھے۔ بعض اٹھاون برس بیان فرماتے ہیں۔ (استیعاب)

ہلال بن نافع کہتا ہے کہ میں عمرو بن سعد کے پاس کھڑا ہوا باتیں کررہا تھا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسینؓ مارے گئے۔ ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے میں نے کسی قتیل کو خون میں لتھڑا ان کی مانند نہیں دیکھا اور باوجود اس کے کہ چہرہ کا نور و جمال آسمان کی طرف صعود کررہا تھا۔ پھر میں نے ان کے جسدِ اطہر کے زخموں کا شمار کیا جو تلواروں اور نیزوں سے اور تیروں سے لگے ہوئے تھے، کُل ایک سو بیس زخم تھے۔ (نور العین فی مشہد الحسینؓ)

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت 61 ہجری کے ابتدا میں جمعہ کے دن ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن ہوئی، دسویں محرم کو کربلا کے میدان میں، جو ملک عراق میں واقعہ ہے۔ (اسد الغابہ)

حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ جب امام حسینؓ شہید ہوگئے تو زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ میں بیان کیا

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan.

"ہائے تم نے یہ کیا کیا؟ تم نے یہ کیا فعل کیا ہے؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں ان دونوں کو اور صالح المومنین کو تیرے سپرد کرتا ہوں"۔ جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی کہ زید بن ارقم یوں کہتے ہیں، تو وہ کہنے لگا بہ سبب بڑھاپے کے اس کی عقل جاتی رہی ہے۔
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے پریوں کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان کے ماتھے کو چوما ہے، ان کے رخساروں میں چمک تھی۔ ان کے ماں باپ قریش کے بزرگ تھے۔ (اخرجہ ابونعیم)

جناب ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت میں ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے جہالت سے امام حسینؑ کو قتل کرنے والو تم کو عذاب اور خواری کی بشارت ہو، تم پر لعنت ڈالی جا چکی ہے سلیمانؑ ابن داودؑ کی اور موسیٰؑ اور حاملِ انجیل یعنی عیسیٰؑ کی زبان سے۔ (صواعق محرقہ)

حبیب بن ثابت جناب ام المومنین ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انتقال ہوا میں نے سوا اسی رات کے کبھی جنات کے نوحہ کی آواز کو نہیں سنا۔ میں نے اسی وقت سمجھا کہ میرا بیٹا یعنی حسینؑ پیارا مارا گیا ہے۔ میں نے اپنی خادمہ سے کہا کہ باہر نکل اور پوچھ اس نے مجھے خبر لا کر دی کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ وہ یہ نوحہ کرتی تھیں خبردار ہو اے میرے رونے والی آنکھ اور سعی کر رونے میں اور میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا ایسے گروہ پر کہ موت اُن کو کھینچ کر لے گئی، طرف ایسے ملک اور زمانے کے ظالم بادشاہ کے۔ (اخرجہ ابونعیم)

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jilanione@yahoo.com

امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی کرامتیں

1۔سنہال بن عمرو کہتا ہے کہ واللہ میں نے دیکھا کہ جبکہ جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزہ پر چڑھایا گیا اور میں اس وقت دمشق میں تھا۔ سر اقدس کے سامنے ایک مرد قرآن شریف کی سورۃ الکھف پڑھ رہا تھا۔ جب اس آیت کریمہ پر پہنچا کہ جس کا ترجمہ مبارک یہ ہے کہ کیا جانا تو نے اصحاب کہف اور رقیم تھے وہ ہماری عجیب نشانیوں میں سے۔ سرِ اقدس فصیح زبان سے بولا کہ اصحاب کہف سے میرا قتل اور نیزہ پر چڑھایا جایا جانا زیادہ تعجب انگیز ہے۔ (اخرجہ ابن عساکر)

2۔ابی قنبل کہتا ہے کہ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور آپؑ کا سر اقدس نیزہ پر چڑھایا گیا اور وہ لوگ پہلے مرحلہ میں بیٹھ کر شراب پینے لگے غیب سے ایک قلم نکلا اور اس نے خون سے یہ سطر لکھی ”آیا وہ امت جس نے امام حسینؑ کو شہید کیا ہے قیامت کے روز اس کے جد کی شفاعت کی امید رکھ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں!“۔ (اخرجہ ابو نعیم)

3۔واقدی رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے جناب امام علیہ السلام کا سرِ اقدس اپنے گھوڑے کی رسی سے باندھ لیا، بعد چند روز کے دیکھا گیا کہ اس کا منہ کالا کیا ہوا ہے اس سے پوچھا گیا تُو تو حرب کے سبز رنگ والوں میں شمار کیا جاتا تھا؟ وہ کہنے لگا جب میں نے اس سر اقدس کو اٹھایا تو مجھ پر ایک رات گزرنی نہیں پائی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ دو آدمی میری گردن پکڑ کر بھڑکتی ہوئی آگ میں دھکیلتے ہیں اور میں پیچھے ہٹتا ہوں۔ پس آگ نے منہ جھلسا دیا، جیسے کہ تو دیکھتا ہے۔ پھر وہ برے حال سے مرگیا۔ (تذکرہ خواص)

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی سزا

1۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کے بدلے ستر ہزار آدمی کو مارا ہے اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار کو مارنے والا

Publisher: HALQA-E-ALVIA-UL-QADRIA (trust) L-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanicare@yahoo.com

ہوں۔ (اخرجہ الحاکم)

2۔حضرت سفیانؒ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی تھیں کہ دو آدمی جناب امام حسینؑ کے قتل پر موجود تھے پس ان دونوں میں سے ایک کا ذکر اس قدر لمبا ہو گیا کہ وہ رسی کی طرح سے اپنی گردن کے ساتھ لپیٹتا تھا اور دوسرے کا یہ حال تھا کہ ایک مشک کو منہ لگاتا تھا پھر دوسرے کو لگاتا تھا اور اس کی پیاس نہیں بجھتی تھی۔ (اخرجہ ابو نعیم و منصور بن عمار)

3۔ابو الشیخ محدث رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک جماعت کے چند آدمی باہم ذکر کرنے لگے کہ کوئی شخص باقی نہیں رہا جس نے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قتل میں اعانت کی تھی کہ مرنے سے پیشتر وہ بلا میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ایک بوڑھا کہنے لگا میں نے اعانت کی تھی مجھے تو کوئی مصیبت پیش نہیں آئی۔یہ کہہ کر وہ چراغ کی بتی درست کرنے کیلئے اٹھا، اس کو آگ لگ گئی اور آگ آگ پکارتا پھرتا تھا۔یہاں تک کہ وہ نہر میں کود پڑا، باوجود اس کے وہ آگ نہیں بجھتی تھی اور اسی حال میں مر گیا۔ (صواعق محرقہ)

4۔سدی رحمتہ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کربلا میں میری ضیافت کی، اس مجمع میں ذکر آیا کہ کوئی شخص جناب امام حسینؑ کے قتل میں شریک نہیں تھا کہ بری موت سے نہیں مرا۔میزبان نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگا میں بھی جناب امامؑ کی شہادت پر حاضر تھا۔پس وہ پچھلی رات چراغ کے درست کرنے کیلئے اٹھا، اس کے بدن پر آگ اچک کر لگ گئی اور اس کو جلا دیا۔سدی کہتے ہیں خدا کی قسم ہے میں نے اس کو دیکھا کہ گویا وہ ایک انگارہ بن گیا تھا۔ (تذکرہ خواص الامہ سبط ابن الجوزی)

5۔زہری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلین میں سے کوئی باقی نہیں بچا کہ اس کو دنیا میں عتاب نہ ہوا ہو یا تو قتل کیا گیا یا اندھا ہو گیا یا اس کا منہ کالا ہو گیا اس کے ملک کو تھوڑی دیر میں زوال آ گیا۔ (صواعق محرقہ)

6۔صاحب بن زیاد نے کہا کہ داخل ہوا میں پیچھے ابن زیاد کے محل میں جب شہید ہوئے امام حسینؑ، پس شعلہ مارا اس کے منہ میں آگ نے، پس کہا ابن زیاد نے کیا دیکھا تو نے؟ میں نے کہا ہاں! پھر مجھے کہنے لگا اس بات کا کہیں ذکر نہ

Publisher: HALQA EALVIA UL QADRIA (trust) sector-8, block 10-A Gulshan e Iqbal Karachi-75300, Pakistan. email: jillanione@yahoo.com

کرنا۔(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر)

7۔عمارہ بن عمیر سے نقل ہے کہ جب ابن زیاد اور اس کے دوستوں کا سر لایا گیا، مسجد کے صحن میں لوگوں کے پاس پہنچا تو ان کو چلاتے ہوئے سنا کہ کہتے ہیں وہ آیا وہ آیا۔اتنے میں ایک سانپ آ کر ابن زیاد کے نتھنے میں گھس گیا، پھر کچھ دیر ٹھہر کر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا، پھر وہ لوگ چلاتے وہ آیا، پھر وہی سانپ آیا اور ابن زیاد کے نتھنے میں گھسا۔اسی طرح اس نے دو دفعہ یا تین دفعہ کیا۔(اخرجہ الترمذی وصحہ والطبرانی فی الکبیر)

8۔واقدی علیہ الرحمتہ نقل کرتے ہیں کہ ایک بوڑھا جناب امام حسین علیہ السلام کے قتل پر حاضر تھا، پھر وہ اندھا ہو گیا۔اس سے اس کا سبب پوچھا گیا اس نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب دیکھا کہ اپنی دونوں آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں اور دستِ مبارک میں تلوار اور سامنے نطع بچھی ہوئی ہے اور دس آدمی جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلین میں سے ذبح کیے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔پھر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے اس پر لعنت کی اور سب فرمائی پھر وہ صبح اندھا ہو گیا۔ (تذکرہ خواص الامہ)

9۔حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے ایک بدبخت شقی نے یہ کہا کہ نعوذ باللہ فاسق مارا گیا ہے، پروردگار عالم نے اس کی آنکھوں پر دو سنگریزے پھینکے، پس وہ اندھا ہو گیا۔ (صواعقِ محرقہ)

10۔بازری منصور دوانقی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے شام میں ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا منہ مثل خنزیر کے ہے۔وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ ان پر اور ان کی اولاد پر سب کہا کرتا تھا۔ایک دفعہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک طویل خواب بیان کیا۔اس میں سے یہ بھی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلمیں اس شخص کی شکایت کی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے منہ پر تھوکا۔ جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تھوک پڑا وہ جگہ خنزیر کی شکل بن گئی اور وہ آدمی لوگوں کیلئے ایک خدا کی نشانی ہو گیا۔(صواعق محرقہ)

Publisher: HALQA EALVIA UL QADRIA (trust) st-8 block-10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jilanione@yahoo.com

11۔ جب عمر بن سعد نے عمر بن حجاج کو پانچ سو سوار دے کر بھیجا اور وہ فرات کے کنارے پر جا اترا اور جناب امام حسین علیہ السلام اور دریائے فرات کے درمیان حائل ہو گیا، عبداللہ حصین الازدی نے پکار کر کہا یا حسینؑ! پانی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھئے، آپؑ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے، یہاں تک کہ آپؑ پیاسے مرجائیں۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار! اس کو ہلاک کر اور بخش نہیں۔ کہتے ہیں کہ واقعۂ کربلا کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور پانی کو پی جاتا تھا اور پھر قے کر دیتا تھا اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر قے کرتا تھا اور ہرگز اس کی سیری نہیں ہوتی تھی، ہر قے تک اس کا یہی حال رہا۔

12۔ مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن سعد کے لشکر کا جسے ابن جوزہ کہا کرتے تھے، بڑھ کر کہنے لگا اے حسینؑ! تم کو آگ کی بشارت ہو۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بکتا ہے بلکہ میں رب رحیم اور نبی شفیعؐ اور مطاع کی طرف بڑھنے والا ہوں اور فرمایا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام ابن جوزہ ہے۔ جناب امام نے دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا اے میرے رب! اس کو آگ میں جلا۔ ابن جوزہ غصہ میں بگڑا، اس کا گھوڑا ایک نہر میں کود پڑا اس کا پاؤں رکاب میں الجھ گیا اور گھوڑا اچھلنے کودنے لگا۔ وہ اس سے بگڑ پڑا اور اس کی راہ اور قدم جدا ہو گیا۔ اس کا دوسرا پیر رکاب میں پھنسا رہ گیا اور پتھروں پر اور درختوں پر اس کو مارتا پھرتا تھا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

(کامل ابن اثیر)

ان قدرتی آثار کا بیان جو جناب امام حسینؑ کی شہادت سے ناظرین کی عبرت کیلئے نمودار ہوئے

1۔ بصرہ ازویہ کہتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو مینہ برسا۔ صبح ہمارے ڈول اور ہمارے مٹکے اور ہماری ہر ایک شے خون سے لبالب تھی۔ (اخرجہ البیہقی وابونعیم)

Publisher: HALQA EALMIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jillanione@yahoo.com

2۔زہری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا کہ اس کے نیچے تازہ خون نہ پایا گیا ہو۔ (اخرجہ البیہقی وابونعیم والطبرانی فی الکبیر)

3۔جمیل بن مرہ کہتا ہے کہ جناب امام حسینؓ کے شہادت کے دن ان لوگوں نے ایک اونٹ پایا اور اسے ذبح کر کے پکایا، وہ مثل حنظل (تمہ) کے کڑوا ہو گیا، کوئی اس سے کچھ نہ کھا سکا۔ (اخرجہ البیہقی وابونعیم)

4۔حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری دادی بیان کرتی تھیں کہ میں جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت جوان لڑکی تھی آسمان کئی دن تک ان پر روتا رہا۔ (اخرجہ البیہقی)

5۔عثمان بن ابی شیبہ رحمتہ اللہ علیہ السلام اپنی مسند میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر سات دن تک برابر آسمان روتا رہا۔ دیواروں کو دیکھا جاتا تھا گویا کہ وہ چادریں کسم کی رنگی ہوئی ہیں اور بہ تحقیق دنیا پر تین دن تک اندھیرا چھا گیا، پھر آسمان پر سرخی نمودار ہوگئی۔ (صواعق محرقہ)

6۔ابوسعید کہتے ہیں کہ اس دن کوئی دنیا کا پتھر نہیں اٹھایا گیا کہ اس کے نیچے تازہ خون نہ ہو اور آسمان سے خون برستا رہا اور اس کا اثر ایک مدت تک کپڑوں میں رہا یہاں تک کہ وہ کپڑے پھٹ گئے (صواعقِ محرقہ)۔ جب جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس دار زیاد میں لائے دیواروں سے خون جاری ہو گیا۔ (صواعق محرقہ)

7۔ثعلبی رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان روتا رہا اور اس کا رونا سرخی کا نمودار ہوتا ہے اور ثعلبی کے سوا اور لوگوں نے لکھا ہے کہ آسمان کے کنارے آپ کے قتل کے بعد چھ مہینہ تک سرخ رہے پھر ہمیشہ وہ سرخی نمودار ہونے لگی۔ (صواعقِ محرقہ)

8۔ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم کو معلوم ہوا ہے کہ یہ سرخی جو شفق کے ساتھ ہے جناب امام حسین کی شہادت سے پہلے نہ تھی۔ (صواعق محرقہ)

9۔ابن سعد اپنے طبقات میں لکھتے ہیں کہ یہ سرخی آسمان پر جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے پہلے نہیں دیکھی گئی۔ (صواعق محرقہ)

10۔سبط ابن الجوزی رحمتہ اللہ علیہ تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں کہ اس سرخی کے نمودار ہونے میں حکمت یہ ہے کہ

Publisher: HALQA EALIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email

غضب منہ کو سرخ کر دیتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسم سے منزہ ہے۔ پس اس کا غضب ان لوگوں پر جن کے ہاتھ سے جناب امام حسین شہید ہوئے حمرۃ افق کے پیرایہ میں ظاہر ہوا ہے۔ (صواعق محرقہ)

11۔ حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فرماتے تھے کہ آسمان یحییٰ بن زکریاؑ کے قتل پر روتا رہا ہے اور میرے بیٹے کے قتل سے روئے گا اور آفتاب چالیس دن تک روتا رہے گا اور اگر اس کو اذن دیا جائے تو وہ گداختہ ہو جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے بیٹے سے مراد حسینؑ ابن علیؑ تھے۔ (اخرجہ الدیلمی)

☆☆☆☆☆

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)
st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. emai l: jilanione@yahoo.com